واعظ الجمعة
خطبۂ جمعہ کی اہمیت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

خطبۂ جمعہ کی اہمیت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

خطبۂ جمعہ کی اہمیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اُمّتِ مسلمہ کا فرضِ منصبی

برادرانِ اسلام! نیکی کا حکم دینا اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنا، امّتِ مسلمہ کا فرضِ منصبی اور خاصہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾[1] "تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں؛ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔

---

(١) پ٤، آل عمران: ١١٠.

اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں حکمت، تدبیر اور بڑے احسن انداز سے، ہمیں اس فریضہ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ﴾[1] "اپنے رب کی طرف پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے بلاؤ، اور ان سے اس طریقہ سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو!"۔

حدیثِ پاک میں بھی اس فریضہ کے ادا کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا حذیفہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ!»[2] "اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا، کہ تم دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں فرمائے گا"۔

---

(۱) پ۱٤، النحل: ۱۲۵.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ۲۱٦۹، صـ٤۹۸.

خطبۂ جمعہ ...نیکی کی دعوت کا ایک اہم ذریعہ

عزیزانِ محترم! امر بالمعروف ونہی عن المنکَر (نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنے) کے اس مقدّس فریضہ کی انجام دہی کے لیے، خطبۂ جمعہ ایک بہترین ذریعہ ہے، نمازِ جمعہ کے رُوح پروَر اجتماعات کے ذریعے، لوگوں کی دینی تربیت اور اصلاحِ مُعاشرہ میں اہم کردار ادا کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ اس نماز کی ادائیگی کے لیے عموماً وہ لوگ بھی حاضر ہوتے ہیں، جو ہفتہ بھر مساجد سے دُور اور نماز میں سستی وغفلت کا شکار رہتے ہیں، عام دینی محافل واجتماعات کے برعکس، نمازِ جمعہ کے اجتماع میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، اور اس میں ہر خاص وعام شرکت کرتا ہے، لہٰذا نمازِ جمعہ سے قبل خطبات کے ذریعے، وعظ ونصیحت کرکے مسلمانوں کی بے عملی اور دِین سے دُوری کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا جا سکتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾[1] "سمجھاؤ؛ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے!"۔

عربی خطبۂ جمعہ سننے سے متعلّق حکمِ شرعی

عربی خطبۂ جمعہ سننے سے متعلّق حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے، صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب (امام) خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز اُن تک نہیں

---

(۱) پ۲۷، الذاریات: ۵۵.

پہنچتی، انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں، (دَورانِ خطبہ) زبان سے (منع کرنا) ناجائز ہے"[1]۔

خطبۂ جمعہ کی اہمیت وفضیلت

میرے محترم بھائیو! نمازِ جمعہ اور اس کا خطبہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں، یہ نماز ادا کرنے اور اس کا خطبہ سننے کے لیے تمام کام کاج چھوڑنے، اور تجارت کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کی اذان ہو جائے، تو اللہ کے ذِکر کی طرف دَوڑو! اور خرید وفروخت چھوڑ دو! یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو!"۔

مفسِّرِ قرآن حضرت علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "(اس آیتِ کریمہ میں) دَوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں، بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کردو، اور ﴿ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ سے جُمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے"[3]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" جمعہ کا بیان، حصّہ چہارُم ۴، ۱/۴/۷۷، ۷۷۵۔

(۲) پ۲۸، الجمعة: ۹.

(۳) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۸، الجمعہ، زیرِ آیت: ۹، ص۱۰۲۵۔

حضراتِ گرامی قدر! جمعہ کا خطبہ مکمل خاموشی اور توجّہ کے ساتھ سننے کی بڑی فضیلت ہے، جو شخص کامل توجّہ اور خاموشی کے ساتھ جمعہ کا خطبہ سنتا ہے، اس کے اس جمعہ سے آئندہ دس ۱۰ دنوں تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ»[1] "جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کی ادائیگی کے لیے آیا، توجّہ سے خطبہ سنا اور (اس دَوران) چپ رہا، اُس کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ جمعہ تک، اور اس کے بعد مزید تین ۳ دن تک کے گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں"۔

انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ خطبۂ جمعہ سننے والے کے لیے دُگنے اجر وثواب کی بِشارت ہے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے کوفہ کے منبر پر خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ -أَوِ الرَّبَائِثِ- وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ، وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَتَجْلِسُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ، حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِساً، يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجمعة، ر: ١٩٨٨، صـ٣٤٥.

كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ، فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ، وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِساً يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ، كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ، وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ: صَهْ، فَقَدْ لَغَا، وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ»[1].

"جب جمعہ کا دن آتا ہے، توشیاطین لوگوں کو بازاروں میں روکے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ فرشتے امام کے (خطبہ کے لیے) منبر پر آنے تک، مساجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں، اور مسجد میں جلدی آنے والوں کے نام تحریر کرتے ہیں، لہٰذا جو امام کے قریب ہوکر، نہایت خاموشی اور توجّہ سے امام کا خطبہ سنے، اور کوئی لَغو بات نہ کرے، تو اس کے لیے دُگنا ثواب ہے، اور جو امام سے دُور ہوکر خاموش رہے اور توجّہ سے سنے، تو اس کے لیے ایک حصّہ ثواب ہے، اور جو امام کے قریب ہو اور لَغو کام کرے، اور خاموش نہ رہے اور توجّہ سے نہ سنے، اُسے ایک حصّہ گناہ ملے گا، اور جو کسی (کو چپ کروانے کی غرض) سے کہے کہ "خاموش!" تو اُس نے بھی لَغو بات کی، اور جس نے لَغویات کی اس کا جمعہ کامل نہیں!"۔

نمازِ جمعہ کا خطبہ شروع ہونے سے پہلے تک، مسجد کے دروازوں پر موجود فرشتے ہر اس شخص کا نام، اپنے خاص رجسٹر میں تحریر کرتے ہیں، جو نمازِ جمعہ کی ادائیگی

(١) "سنن أبي داود" باب فضل الجمعة، ر: ١٠٥١، صـ١٥٩، ١٦٠.

کی غرض سے مسجد میں داخل ہوتا ہے، لیکن خطبہ شروع ہوتے ہی تمام صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں، اور قلم اٹھا لیے جاتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُونَ مَجِيءَ النَّاسِ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَاناً؟ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ مَرِيضاً فَاشْفِهِ، وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَأَغْنِهِ»[(۱)].

"جمعہ کے دن فرشتوں کو مسجد کے دروازوں پر بھیجا جاتا ہے، جو لوگوں کے آنے کا وقت تحریر کرتے ہیں، جب امام (خطبہ دینے کے لیے) منبر پر آجاتا ہے، تو وہ صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں اور قلم اٹھا لیے جاتے ہیں، اور فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ فُلاں کیوں نہیں آیا؟ پھر وہ فرشتے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: اے اللہ اگر وہ بندہ بہک گیا ہے تو اسے ہدایت دے! اور اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفاعطا فرما! اور اگر وہ حاجتمند ہے تو اسے غنی کر دے!"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! نمازِ جمعہ کا خطبہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ جیسے ہی امام صاحب خطبہ پڑھنا شروع کرتے ہیں،

---

(۱) "صحيح ابن خزَيمة" كتاب الجمعة، ر: ۱۷۷۱، ۲/ ۸۵٦، ۸۵۷.

اللہ تعالیٰ کے معصوم اور پیارے فرشتے اپنا سب کام چھوڑ کر خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ، وَقَفَتِ المَلاَئِكَةُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشاً، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ»[1] "جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور جلدی آنے والوں کے نام حسبِ ترتیب لکھتے ہیں، سب سے پہلے مسجد پہنچنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے اونٹ کی قربانی کی، اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مثل ہے، پھر اس کے بعد جو شخص مسجد میں پہنچا وہ دُنبہ قربان کرنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد آنے والا مرغی صدقہ دینے والے کی طرح ہے، اور پھر اس کے بعد آنے والا (ثواب کے اعتبار سے) گویا انڈا صدقہ کرنے والے کی مثل ہے، پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے، تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں، اور پوری توجّہ سے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں!"۔ یعنی جو لوگ خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد پہنچتے ہیں، ان کی نمازِ جمعہ

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجمعة، ر: ٩٢٩، صـ١٤٩.

تو ادا ہو جاتی ہے، لیکن وہ نمازِ جمعہ کی کامل فضیلت حاصل کرنے، اور فرشتوں کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

خطبۂ جمعہ سے متعلّق چند اہم مسائل

حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ خطبۂ جمعہ سے متعلّق چند اہم مسائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) جمعہ میں خطبہ شرط ہے، اگر خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا، جمعہ کا خطبہ قبلِ نماز ہے[۱]۔

(۲) عین خطبہ کے وقت، اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا، اور جمعہ کا ہو یا خطبۂ عیدَین یا کسوف واستسقاء وحج ونکاح کا ہو، ہر نماز حتّٰی کہ قضا بھی ناجائز ہے[۲]۔

(۳) جمعہ کی سنّتیں (ابھی) شروع (ہی) کی تھیں، کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا، (حکم یہ ہے کہ) چاروں رکعتیں پوری کر لے[۳]۔

(۴) خطبہ کی اَذان (یعنی جمعہ کی دوسری اذان) کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں[۴]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" "عیدَین کا بیان، مسائلِ فقہیّہ، حصّہ چہارُم ۴، ۱/۷۷۹ ملتقطاً۔

(۲) ایضًا، نماز کے وقتوں کا بیان، حصّہ سوم ۳، ص۴۵۶۔

(۳) ایضًا۔

(۴) ایضًا، اذان کا بیان، ص۴۷۳۔

(۵) جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی، اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہوسکتا ہے، توفرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو[1]۔

(۶) خطبۂ جمعہ میں شرط یہ ہے، کہ (۱) وقت میں ہو، (۲) اور نماز سے پہلے ہو، (۳) اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے، یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین ۳ مرد (موجود ہوں)، (۴) اور اتنی (بلند) آواز سے ہو کہ اگر کوئی اَمر مانع نہ ہو تو پاس والے سُن سکیں۔ اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا، یا نماز کے بعد پڑھا، یا تنہا پڑھا، یا عورتوں، بچوں کے سامنے پڑھا، تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا، اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا، یا حاضرین دُور ہیں کہ سنتے نہیں، یا مسافر، یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔

(۷) خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے، اگرچہ صرف ایک بار "الحمدللہ" یا "سبحان اللہ" یا "لا الٰہ الّا اللہ" کہا، اسی قدر سے فرض ادا ہوگیا، مگر اتنے ہی پر اِکتفاء کرنا مکروہ ہے۔ چھینک آئی اور اس پر "الحمدللہ" کہا، یا تعجّب کے طور پر "سبحان اللہ"، یا "لا الٰہ الّا اللہ" کہا، تو فرض ادا نہ ہوا۔

(۸) خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

(۹) سنّت یہ ہے کہ دو ۲ خطبے پڑھے جائیں، اور بڑے بڑے نہ ہوں، یعنی زیادہ طویل نہ ہوں؛ کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

---

(۱) ایضًا، قضا نماز کا بیان، حصّہ چہارُم ۴، صـ۷۰۴۔

(۱۰) خطبہ میں آیت نہ پڑھنا، یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا (یعنی تھوڑی دیر نہ بیٹھنا)، یا اَثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا، یا بُری بات سے منع کیا، تو اُسے اس کی ممانعت نہیں۔

(۱۱) غیرِ عربی میں خطبہ پڑھنا، یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط (شامل) کرنا خلافِ سنّتِ متوارِثہ ہے۔ یونہی خطبہ میں اَشعار بھی نہ پڑھنا چاہیے، اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں دو ۲ ایک شعر پند ونصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(۱۲) جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوا، اس وقت سے ختمِ نماز تک نماز واَذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔

(۱۳) جو چیزیں نماز میں حرام ہیں، مثلاً کھانا پینا، سلام وجوابِ سلام وغیرہ، یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں، یہاں تک کہ امر بالمعروف بھی، ہاں خطیب امر بالمعروف (یعنی نیکی کا حکم) کر سکتا ہے۔

(۱۴) خطیب نے (دَورانِ خطبہ) مسلمانوں کے لیے دعا کی، تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، (اگر وہ ایسا) کریں گے گنہگار ہوں گے۔

(۱۵) خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اِقامت کہی جائے، خطبہ واِقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے[۱]۔

---

(۱) ایضاً، جمعہ کا بیان، ص۷۶۶، ۷۶۷-۷۶۹، ۷۷۴-۷۷۶ ملتقطاً۔

خطبۂ جمعہ اور ہمارا طرزِ عمل

حضراتِ ذی وقار! خطبۂ جمعہ نیکی کا حکم کرنے، اور برائی سے بچنے کی تلقین کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے، سرورِ کونین ﷺ نے اصلاحِ مُعاشرہ کے لیے اس ذریعہ کو نہایت مؤثّر انداز میں استعمال فرمایا، لیکن آج ہم خطبۂ جمعہ کی اہمیت واِفادیت سے آگاہی نہ ہونے کے باعث، اس بہترین ذریعہ کو مؤثّر بنانے میں ناکام ہیں۔ ہمارے علمائے دِین اور خطباء حضرات اگر ذرا سی محنت اور توجہ سے کام لیں، تو خطبۂ جمعہ کے ذریعے خوابِ غفلت میں پڑی امّتِ مسلمہ کو بیدار کیا جاسکتا ہے! انہیں ان کے شاندار ماضی کی یاد دلائی جاسکتی ہے! ان میں پختہ سیاسی شُعور پیدا کیا جاسکتا ہے! یہود ونصاریٰ اور دجّالی قوّتوں کو للکارا جاسکتا ہے! اِلحادی فکر کے باعث امّت میں پیدا ہونے والے اَخلاقی بگاڑ کو سُدھارا جاسکتا ہے! انہیں نیکی کی دعوت دے کر، اور برائی سے منع کرکے ایک باعمل اور سچا مسلمان بنایا جاسکتا ہے! مگر صد افسوس کہ ہمارے خطباء حضرات اپنی سُستی اور بے توجّہی کے باعث، ہر ہفتے میسّر آنے والے اس اہم موقع سے صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھا پارہے، اگر یہ حضرات انتہائی محنت اور کوشش کے ساتھ ہفتہ بھر، جمعہ کی تقریر وبیان کی تیاری کریں، حالاتِ حاضرہ پر گفتگو کرکے ہر سیاسی ومذہبی مُعاملہ میں امّت کی رَہنمائی کریں، تو یقیناً خطبۂ جمعہ کے ذریعے مؤثّر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں!!۔

میرے محترم بھائیو! خطبۂ جمعہ کی تیاری کے حوالے سے خطباء حضرات کی عدمِ دلچسپی، اور امّتِ مسلمہ کی تنزّلی کے باعث پیدا ہونے والے حالات کے، کسی حد تک ہم بھی ذمہ دار ہیں، جمعہ کے خطبہ وتقریر کے حوالے سے ہمارے طرزِ عمل اور

بے عملی کا یہ عالَم ہے، کہ جہاں ایک طرف خطبۂ جمعہ ہو رہا ہوتا ہے، وہیں دوسری طرف ہم لوگ سیاسی گفتگو، دنیاوی باتوں، ہنسی مذاق اور ٹھٹھا لگانے میں مشغول رہتے ہیں۔

عزیزانِ مَن! دَورانِ خطبہ اِدھر اُدھر کی باتوں میں مشغول رہنا، یا مسجد کی صفوں اور دَریوں سے تنکے اور دھاگے اُکھیڑنا، فضول ولَغو کام ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا»[1] "جس نے (دَورانِ خطبہ) کسی کنکر کو چُھوا، یقیناً اس نے بھی لَغو (فضول کام) کیا!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ ہماری نسلِ نَو بڑی تیزی کے ساتھ اَخلاقی برائیوں، اور بے عملی کا شکار ہو رہی ہے، ہمیں خطبۂ جمعہ کی اہمیت وفضیلت کو اُجاگر کر کے، انہیں دِین سے قریب کرنے کی کوشش کرنی ہوگی! انہیں مسجد میں آنے کا عادی بنانا ہوگا، انہیں جمعہ کے روز جلد سے جلد تیار ہو کر مسجد پہنچنے کی ترغیب دینی ہوگی؛ تاکہ وہ خطیب صاحب کی وعظ ونصیحت پر مبنی باتوں کو بغور سنیں اور اپنی اصلاح کریں، ایک کامل مؤمن بنیں! یقین جانیے کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے، تو جہاں ایک طرف امّتِ مسلمہ کی اصلاح ہوگی، وہیں ہماری نوجوان نسل دِین کے مزید قریب ہو جائے گی، ہماری مساجد آباد ہوں گی،

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجمعة، ر: ١٩٨٨، صـ٣٤٥.

مسجد میں جلدی پہنچنے کے سبب خطبۂ جمعہ سننے کی بھی سعادت نصیب ہوگی، اور ہم ترکِ خطبہ کے گناہ سے بھی بچ جائیں گے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نمازِ جمعہ پابندی سے باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اس کی اہمیت و فضیلت سے آگاہی عطا فرما، مسجد میں بروقت پہنچ کر وعظ و نصیحت اور خطبۂ جمعہ سننے، اور اس پر عمل کا جذبہ عطا فرما، دَورانِ خطبہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگنے، اور دنیاوی باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل

کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یا رب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.